مسٹر عبد اللطیف کالونے کہا کہ ہم کو اس نادر اور بیش قیمت ورثہ کو محفوظ رکھنے کی بات سوچنا چاہیئے اور باصلاحیت علماء کا انتظام کرنا چاہیئے تاکہ قرآن پاک کی تفسیر و تشریح کا یہ مرکز مناسب طور پر کام کر سکے۔ مسٹر کالو چندہ جمع کرنے کی مہم میں خود پیش پیش تھے اور انہوں نے بیس سال کے عرصہ میں حاصل کیے ہوئے قرآن مجید کے متعدد قلمی اور دیگر نسخے مرکز کو دے دیئے تھے۔ ان میں سب سے پرانا نسخہ وہ ہے جو پہلی صدی ہجری (ساتویں صدی عیسوی) میں تیونس کے شہر قیروان میں جھلی پر لکھا گیا تھا۔

بیت القرآن میں جو لوگ نماز پڑھنے کے ارادے سے داخل ہوتے ہیں انہیں بڑے نفیس ڈیزائن کی مسجد ملتی ہے جس میں برطالوی ساخت کا پچاس فٹ قطر کا ایک شیشہ نظر آتا ہے اتنا بڑا شیشہ اس علاقے میں کہیں نہیں ملے گا۔ (قومی آواز لکھنؤ ۷ فروری ۸۹ء)

ایک امریکی مسلم اسکالر کا ترجمۂ قرآن

پچیس سال تک سخت محنت کرنے کے بعد ڈاکٹر تھامس بیلنٹائن ارونگ ایک امریکی مسلم نے جسے اسلامیات میں بڑے پایہ کا اسکالر تسلیم کیا گیا ہے امریکی اسلوب زبان و انداز فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کا امریکی انگریزی میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر تھامس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مجھے زمانۂ طالب علمی میں قرآن مجید کے مطالعہ سے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ اب تک غیر مسلم اسکالرس نے قرآن مجید کے جو ترجمے انگریزی میں کیے ہیں، وہ انتہائی سطحی اور غیر معیاری ہیں، اور اس میں جان بوجھ کر قرآن مجید کی غلط ترجمانی کی گئی ہے۔ اور میں نے اس بات کی بھی ضرورت محسوس کی کہ قرآن مجید کا ایک صاف و شستہ زبان میں ترجمہ پیش کیا جائے جو قرآن مجید کی روح کے مطابق ہو اور جس میں مغرب کے اندازِ فکر کو بھی مدنظر رکھا گیا ہو، چنانچہ انہی احساسات کی بنا پر میں نے عرصہ پہلے یہ کام شروع کیا تھا، اور خدا کا شکر ہے کہ میں نے اپنی خواہش کے مطابق یہ کام مکمل کر لیا ہے۔

(سہ روزہ دعوت ۷ جون ۱۹۸۹ء)